تفسیر قرطبی مترجم

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابوبکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور، کراچی ۔ پاکستان

الجامع لاحکام القرآن

معروف بہ

تفسیر قرطبی

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابوبکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

الجامع لاحکام القرآن

معروف بہ

تفسیر قرطبی

جلد ششم

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابو بکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ

متن قرآن کا ترجمہ: جسٹس حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مولانا ملک محمد بوستان — مولانا سید محمد اقبال شاہ گیلانی

مولانا محمد انور مگھالوی — مولانا شوکت علی چشتی

زیر اہتمام:

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	تفسیر قرطبی معروف بہ الجامع لاحکام القرآن (جلد ششم)
مفسر	امام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوبکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ
متن قرآن کا ترجمہ	حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مولانا ملک محمد بوستان، مولانا سید محمد اقبال شاہ گیلانی
	مولانا محمد انور مگھالوی، مولانا شوکت علی چشتی
	من علماء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر اہتمام	ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
ناشر	محمد حفیظ البرکات شاہ
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
سال اشاعت	اکتوبر 2012ء، باراول
کمپیوٹر کوڈ	QT54

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37247350۔ فیکس 042-37225085

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-32212011-32630411۔ فیکس:۔ 021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

''اور آپ حکم دیجئے ایماندار عورتوں کو کہ وہ نیچی رکھا کریں اپنی نگاہیں اور حفاظت کیا کریں اپنی عصمتوں کی اور نہ ظاہر کیا کریں اپنی آرائش کو مگر جتنا خود بخود نمایاں ہو اس سے اور ڈالے رہیں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں میں اور نہ ظاہر ہونے دیں اپنی آرائشوں کو مگر اپنے شوہروں کے لیے یا اپنے باپوں کے لیے یا اپنے شوہروں کے باپوں کے لیے یا اپنے بیٹوں کے لیے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لیے یا اپنے بھائیوں کے لیے یا اپنے بھتیجوں کے لیے اور اپنے بھانجوں کے لیے یا اپنی ہم مذہب عورتوں پر یا اپنی باندیوں پر یا اپنے ایسے نوکروں پر جو (عورت) کے خواہش مند نہ ہوں یا ان بچوں پر جو (ابھی تک) آگاہ نہیں عورتوں کی شرم والی چیزوں پر اور نہ زور سے ماریں اپنے پاؤں (زمین پر) تا کہ معلوم ہو جائے وہ بناؤ سنگار جو وہ چھپائے ہوئے ہیں اور رجوع کرو اللہ تعالیٰ کی طرف سب کے سب اے ایمان والو! تا کہ تم (دونوں جہانوں میں) بامراد ہو جاؤ''۔

اس میں تیئس (23) مسائل ہیں:

مسئلہ نمبر 1۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یہاں اللہ تعالیٰ نے تاکید کے طریق پر عورتوں کو خطاب کے ساتھ خاص کیا ہے کیونکہ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ کا قول کافی تھا کیونکہ وہ عام ہے مومنین میں سے مذکر و مونث سب کو شامل ہے جیسا کہ ہر خطاب جو قرآن میں عام ہے۔ یَغْضُضْنَ میں تضعیف ظاہر ہے جبکہ یَغُضُّوْا میں ظاہر نہیں ہے کیونکہ فعل کا لام کلمہ دوسرے میں ساکن ہے اور پہلے میں متحرک ہے یہ دونوں فعل امر کے جواب کی وجہ سے محل جزم میں ہیں۔ فرج کے ذکر سے پہلے غض بصر کا ذکر فرمایا کیونکہ نظر دل کے لیے جاسوس ہے جیسا کہ بخار موت کے لیے جاسوس ہے یہ مفہوم ایک شاعر نے بیان کیا ہے:

ألم تر أن العين للقلب رائد فما تألف العينان فالقلب آلف

آنکھ دل کی جاسوس ہے آنکھیں جس کو پسند کرتی ہے دل بھی اس سے الفت کرتا ہے۔ حدیث میں ہے: ''نظر شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے جس نے اپنی نظر کو نیچا کیا اللہ تعالیٰ دل میں اسے مٹھاس عطا فرماتا ہے''(1)۔

1۔ المعجم الکبیر، جلد 10، صفحہ 173، حدیث 10362

مجاہد نے کہا: جب عورت آتی ہے تو شیطان اس کے سر پر ہوتا ہے وہ اسے خوبصورت بناتا ہے اس کے لیے جو اسے دیکھتا ہے جب وہ واپس جاتی ہے تو وہ اس کے پچھلے حصہ پر بیٹھا ہوتا ہے وہ اسے مزین کرتا ہے اس کے لیے جو اسے دیکھتا ہے۔ خالد بن ابی عمران سے مروی ہے: متواتر نظر سے نہ دیکھو بعض اوقات بندہ دیکھتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کا دل فاسد ہوتا ہے جس طرح چمڑا خراب ہوتا ہے تو اس سے نفع نہیں اٹھایا جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو غیر حلال چیزوں سے نظر نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے پس مرد کے لیے اجنبی عورت کی طرف دیکھنا جائز نہیں اور عورت کے لیے مرد کو دیکھنا جائز نہیں کیونکہ عورت کا مرد سے وہ تعلق ہے جو مرد کا عورت سے تعلق ہے۔ عورت کا مرد سے وہی قصد ہے جو مرد کا عورت سے قصد ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر زنا کا حصہ لکھا ہے تو وہ ضرور اسے پائے گا آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا دیکھنا ہے'' (الحدیث) (1)۔

زہری نے ان عورتوں کو دیکھنے کے بارے فرمایا جن کو حیض نہیں آتا: ایسی عورتوں کو دیکھنا جائز نہیں جن کو دیکھنے کی طرف نظر شوق کرتی ہو اگرچہ وہ چھوٹی بھی ہوں۔ عطا نے ان لونڈیوں کی طرف دیکھنا بھی مکروہ قرار دیا ہے جو مکہ میں بیچی جاتی ہیں مگر وہ خریدنے کا ارادہ کرتا ہے تو دیکھ سکتا ہے۔ صحیحین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل کا چہرہ خثعمیہ عورت سے پھیر دیا تھا جب وہ سوال کر رہی تھی۔ حضرت فضل اس کو دیکھ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غیرت ایمان سے ہے اور مذاء نفاق سے ہے'' (2)۔ مذاء یہ ہے کہ کوئی مردوں اور عورتوں کو جمع کرے پھر انہیں چھوڑے وہ ایک دوسرے سے دل لگی کرتے رہیں۔ یہ المذی سے مشتق ہے۔ بعض نے کہا: اس کا مطلب مردوں کو عورتوں کی طرف بھیج دینا۔ یہ عربوں کے اس قول سے ہے: مذیت الفرس گھوڑے کو چرنے کے لیے چھوڑ دینا۔ ہر نر کو مذی آتی ہے اور ہر عورت کو قذی آتی ہے۔ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے اپنی زینت کو ظاہر کرنا حلال نہیں مگر جس کے لیے وہ حلال ہے یا جس پر وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہے وہ امن میں ہوتا ہے کہ اس کی طبع ان کی طرف متحرک ہو کیونکہ اسے ان سے مایوسی ہوتی ہے۔

مسئلہ نمبر 2۔ ترمذی نے نبہان مولیٰ ام سلمہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اور حضرت میمونہ کو فرمایا جب ان کے پاس حضرت ابن ام مکتوم تھا ''اس سے پردہ کرو'' انہوں نے عرض کی: حضور! یہ تو نابینا ہے۔ فرمایا: ''کیا تم بھی نابینا ہو کیا تم اسے نہیں دیکھتی ہو'' (3)۔ اگر یہ کہا جائے کہ اہل نقل کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں ہے کیونکہ حضرت ام سلمہ سے روایت کرنے والا راوی آپ کا غلام نبہان ہے اور اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی اور اس کی صحت کی تقدیر پر یہ ازواج مطہرات پر ان کی حرمت کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سختی اور تغلیظ ہوگی جس طرح حجاب کے مسئلہ میں

1۔ صحیح مسلم، کتاب القدر، قدر علی بنی آدم حظہ من الزنا وغیرہ، جلد 2، صفحہ 336

2۔ مجمع الزوائد، کتاب النکاح، باب الغیرۃ، جلد 4، صفحہ 600، حدیث 7725

3۔ جامع ترمذی، کتاب الادب، ماجاء فی احتجاب النساء من الرجال، جلد 2، صفحہ 102۔

ایضاً سنن ابی داؤد، باب فی قولہ عزوجل وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن، حدیث 3085، ضیاء القرآن پبلی کیشنز

ان پر سختی فرمائی تھی جیسا کہ ابوداؤد وغیرہ ائمہ نے اشارہ کیا ہے اور صحیح ثابت حدیث کا معنی باقی رہ جاتا ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کو ام شریک کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم دیا پھر فرمایا: ''وہ ایسی عورت ہے جس کے پاس میرے صحابہ آتے ہیں تو ابن ام مکتوم کے گھر عدت گزار کیونکہ وہ نابینا شخص ہے تو اپنے کپڑے اتارے گی تو وہ تجھے نہیں دیکھے گا'' (1)۔ ہم کہیں گے: بعض علماء نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ مرد کا وہ حصہ دیکھ سکتی ہے جو مرد کے لیے عورت کا دیکھنا جائز نہیں ہے جیسے سر اور کان، لیکن شرمگاہ دیکھنی جائز نہیں اس بنا پر یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ کے عموم کے لیے مخصص ہوگی اور مِنْ تبعیض کے لیے ہوگا جیسے اس سے پہلی آیت میں تھا۔ ابن عربی نے کہا: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ام شریک کے گھر سے حضرت ابن ام مکتوم کے گھر کی طرف منتقل ہونے کو کہا کیونکہ ام شریک کے گھر کی نسبت اس میں اس کی بقا کے لیے بہتر تھا، کیونکہ ام شریک کے پاس کثرت سے لوگ آتے جاتے تھے تو اسے بھی دیکھنے والے زیادہ ہوتے اور حضرت ابن ام مکتوم کے گھر میں اسے کوئی دیکھنے والا نہ تھا۔ حضرت ابن مکتوم سے اپنی آنکھ کو روکنا اس کے لیے زیادہ بہتر تھا۔

مسئلہ نمبر 3۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ دیکھنے والوں کے لیے اپنی زیب و زینت ظاہر نہ کریں مگر دیکھنے والوں سے جن کی آیت میں استثناء فرمائی۔ علماء کا اس مقدار میں اختلاف ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ظاہر زینت سے مراد کپڑے ہیں (2)۔ ابن جبیر نے چہرے کا بھی اضافہ کیا ہے۔ سعید بن جبیر نے بھی اور عطا اور اوزاعی نے چہرہ، ہتھیلیاں اور لباس فرمایا ہے (3)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، قتادہ اور حضرت مسور بن مخرمۃ نے کہا: ظاہر زینت سے مراد سرمہ، کنگن اور نصف ذراع تک خضاب (مہندی) بالیاں اور انگوٹھی ہے (4)۔ یہ چیزیں ظاہر کرنا مباح ہے ہر اس شخص کے سامنے جو اس کے پاس آئے۔ طبری نے قتادہ سے نصف ذراع کے معنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے (5) اور دوسری حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے فرمایا: ''جو عورت اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کے لیے ظاہر کرنا حلال نہیں مگر اپنا چہرہ اور یہاں تک اپنے ہاتھ (نصف ذراع سے پکڑ کر اشارہ کیا)'' ابن عطیہ نے کہا: میرے لیے آیت کے الفاظ کا حکم ظاہر ہوا ہے کہ عورت کو زینت ظاہر نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسے اپنے آپ سے ہر زینت چھپانے کی کوشش کرنے کا حکم دیا گیا ہے (6) جس کو ظاہر کرنے کی استثناء واقع ہوئی ہے وہ ضرورت کے حکم کے ساتھ ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے یا اصلاح شان وغیرہ کے لیے ظاہر کرنا ہوتا ہے پس ما ظہر اس بنا پر وہ ہوگا جس کی عورتوں میں ضرورت ہے اور وہ معاف ہے۔

میں نے کہا: یہ عمدہ قول ہے مگر عادۃً اور عبادۃً جب چہرہ اور ہاتھ ظاہر کیے جاتے ہیں اور یہ نماز اور حج میں ظاہر ہوتے ہیں تو بہتر ہے کہ استثناء ان دونوں کی طرف راجع ہو اس پر دلیل ابوداؤد کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت

1۔ صحیح مسلم، کتاب الطلاق، المطلقۃ البائن لا نفقۃ لها، جلد 1، صفحہ 483　2۔ زاد المسیر، جلد 3، صفحہ 377
3۔ ایضاً　4۔ ایضاً　5۔ المحرر الوجیز، جلد 4، صفحہ 178　6۔ ایضاً

ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تھا۔

مسئلہ نمبر 14۔ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ آیت کا ظاہر غلاموں اور مسلمانوں اور کتابیہ لونڈیوں کو شامل ہے یہ اہل علم کی ایک جماعت کا قول ہے؛ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مذہب کا ظاہر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: غلاموں کا اپنی مالکن کے بالوں کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں (1)۔ اشہب نے کہا: امام مالک سے پوچھا گیا: کیا عورت اپنا دوپٹہ خصی آدمی کے سامنے اتار دے؟ انہوں نے کہا: ہاں خواہ وہ اس کا غلام ہو یا غیر کا غلام ہو۔ رہا آزاد خصی تو اس کے سامنے نہ اتارے اگر وہ بڑا آدمی ہو اور کم عقل ہو نہ اس کی کوئی ہیئت ہو نہ منظر تو وہ اس عورت کے بال دیکھ سکتا ہے۔ اشہب نے کہا: امام مالک نے فرمایا اس میں گنجائش نہیں کہ بیٹے یا بیوی کی لونڈی، باپ یا خاوند کے پاس باتھ میں داخل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اشہب نے امام مالک سے روایت کیا ہے کہ کم عقل گھٹیا غلام اپنی مالکن کے بالوں کو دیکھ سکتا ہے اور اس میں خاوند کے غلام کے لیے یہ پسند نہیں کرتا۔ سعید بن مسیب نے فرمایا: یہ آیت، اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اس سے مراد لونڈیاں ہیں (2) اس سے مراد غلام نہیں ہیں اور شعبی ناپسند کرتے تھے کہ مملوک اپنی مالکن کے بالوں کو دیکھے؛ یہ مجاہد اور عطا کا قول ہے۔ ابوداؤد نے اس سے روایت کیا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے پاس ایک غلام لے آئے اور انہیں وہ ہبہ کر دیا (3) اور فرمایا: فاطمہ پر ایک کپڑا تھا جب اس کے ساتھ اپنے سر کو ڈھانپتی تھی تو پاؤں تک نہیں پہنچتا تھا اور جب پاؤں ڈھانپتی تھیں تو سر تک نہیں پہنچتا تھا جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ پریشانی دیکھی تو فرمایا: "تجھ پر کوئی حرج نہیں ہے یہ تیرا باپ اور تیرا غلام ہے"۔

مسئلہ نمبر 15۔ اللہ تعالیٰ ارشاد ہے: اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ یعنی جن کو حاجت نہیں۔ الاربة کا معنی ہے حاجت۔ کہا جاتا ہے: أربت كذا ارب آرباء والارب والاربة والمارب اس کا معنیٰ حاجت ہے جمع مآرب ہے یعنی حوائج اسی سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى (طٰہٰ) میرے لیے اس میں دوسری بھی حاجتیں ہیں یہ پہلے گزر چکا ہے۔ طرفہ نے کہا:

إذا المرء قال الجهل والحوب والخنا   تقدم يوماثم ضاعت مآربه

لوگوں کا اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ کے قول میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: اس سے مراد احمق ہیں جن کو عورتوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بعض نے کہا: اس سے مراد ابلہ ہے۔ بعض نے کہا: اس سے مراد وہ شخص ہے جو قوم کے پیچھے جاتا ہے اور اس کے ساتھ کھانا کھاتا ہے، ان کے ساتھ نرمی کرتا ہے وہ ایسا کمزور ہوتا ہے جو عورتوں کی پروا نہیں کرتا اور ان کا شوق نہیں رکھتا۔ بعض نے کہا: اس سے مراد نامرد ہے۔ بعض نے کہا: خصی ہے۔ بعض نے کہا: مخنث ہے۔ بعض نے کہا: انتہائی بوڑھا شخص ہے۔ بعض نے کہا: وہ بچہ ہے جو بالغ نہیں ہوتا۔ یہ اختلاف ایسا ہے کہ تمام معانی قریب ہیں اور جو نہ سمجھ رکھتا ہو اور ایسی

1۔ المحرر الوجیز، جلد 4، صفحہ 179   2۔ تفسیر کشاف، جلد 3، صفحہ 232

3۔ سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، فی العبد ینتظر الی شعر مولاته، جلد 2، صفحہ 211

ہمت نہ رکھتا ہو جس کے ساتھ وہ عورتوں کے معاملات کی طرف متوجہ ہو یہ سب کو جامع ہے اس صف پر ہیت خنثہ تھا جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا جب اس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے محاسن بیان کرتے ہوئے سنا وہ عورت غیلان کی بیٹی بادیہ تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا(1)۔ امام مسلم، ابوداؤد، امام مالک وغیرہم نے اس کی حدیث نقل کی ہے۔ ہشام بن عروہ نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے ابوعمر نے کہا: عبدالملک بن حبیب نے حبیب کاتب امام مالک نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے امام مالک سے پوچھا: سفیان نے ابنۃ غیلان کی حدیث میں زیادتی کی ہے کہ وہ مخنث جس کو ہیت کہا جاتا ہے اور آپ کی کتاب میں ہیت نہیں ہے؟ امام مالک نے کہا: سچ کہا انہوں نے اسی طرح کہا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے الحمی کی جگہ جلاوطن کر دیا یہ مسجد سے بائیں جانب ذی الحلیفہ کی جگہ ہے۔ حبیب نے کہا میں نے امام مالک سے کہا سفیان نے اپنی حدیث میں کہا ہے: جب وہ بیٹھتی ہے تو ٹانگیں پھیلا کر بیٹھتی ہے جب بولتی ہے تو گاتی ہے۔ امام مالک نے کہا: صحیح کہا وہ اسی طرح تھی۔ ابوعمر نے کہا: حبیب کاتب امام مالک نے کہا جو کچھ سفیان سے ذکر کیا ہے انہوں نے حدیث میں فرمایا یعنی ہشام بن عروہ کی حدیث میں فرمایا: اس خنثیٰ کو ہیت کہا جاتا ہے پس غیر معروف ہے کسی ایک راوی کے ہاں جو ہشام سے روایت کرتے ہیں نہ کہ ابن عیینہ اور نہ کسی اور سے نسق حدیث میں یہ نہیں فرمایا کہ مخنث کو ہیت کہا جاتا ہے یہ انہوں نے حدیث کو مکمل کرنے کے بعد ابن جریج سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح ان کا قول سفیان سے مروی ہے کہ وہ حدیث میں کہتے تھے جب وہ بیٹھتی تھی تو ٹانگیں پھیلا کر بیٹھتی تھی اور جب بولتی تھی تو گاتی تھی۔ یہ وہ ہے جو نہ سفیان نے کہا ہے اور نہ کسی اور نے ہشام بن عروہ کی حدیث میں یہ لفظ نہیں پایا جاتا مگر واقدی کی روایت سے۔ تعجب ہے کہ وہ سفیان سے حکایت کرتا ہے اور وہ امام مالک سے حکایت کرتا ہے کہ وہ اسی طرح ہے تو یہ روایت امام مالک سے ہوگئی۔ اور امام مالک سے حبیب کے علاوہ کسی نے اس کو روایت نہیں کیا اور نہ سفیان سے اس کے علاوہ کسی نے روایت کیا ہے؛ واللہ اعلم۔ حبیب امام مالک کا کاتب ہے متروک الحدیث ہے اور تمام کے نزدیک ضعیف ہے اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی اور جو وہ بیان کرے اس کی طرف التفات نہیں کیا جاتا۔ واقدی اور کلبی نے ذکر کیا ہے کہ ہیت المخنث نے عبداللہ بن امیۃ مخزومی کو کہا وہ حضرت ام سلمہ کے باپ کی طرف سے بھائی تھا اور اس کی والدہ عاتکہ تھی جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھی اس مخنث نے حضرت عبداللہ کو کہا جبکہ وہ اپنی بہن ام سلمہ کے گھر میں تھے جبکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات سن رہے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں طائف کی فتح دے بادیۃ بنت غیلان بن سلمۃ ثقفی کو لازم پکڑ وہ اتنی موٹی ہے کہ چار سلوٹوں کے ساتھ آتی ہے اور آٹھ سلوٹوں کے ساتھ واپس جاتی ہے نیز اس کے ہونٹ گلابی ہیں اگر وہ بیٹھتی ہے تو ٹانگیں پھیلا کر بیٹھتی ہے اگر وہ بات کرتی ہے تو گانا گاتی ہے اس کی ٹانگوں کے درمیان الٹے برتن کی طرح ہے یہ ایسے ہے جیسے قیس بن خطیم نے کہا:

تَغْتَرِقُ الطَّرْفَ وهی لَاهِيَةٌ كأنما شَفَّ وَجْهَها نُزُفُ

بين شُكُولِ النساء خِلْقَتُها قَصْدٌ فلا جَبْلَةٌ ولا قَضَفُ

1۔ ابوداؤد، کتاب الحمام، باب فی العبد ینظر الی شعر مولاتہ، حدیث 3583

تنام عن كُبُرشانها فإذا قامَتْ رُوَيْدًا تكاد تَنْقَصِفُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مخنث کو فرمایا: ''اے اللہ کے دشمن! تو نے اس کو گہری نظر سے دیکھا'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حمی کی طرف منتقل کر دیا فرمایا جب طائف فتح ہوا تو عبدالرحمٰن بن عوف نے بادیہ بنت غیلان سے نکاح کیا تھا اس سے بریہہ پیدا ہوئی تھی۔ کلبی کے قول میں ہیت ہمیشہ وہاں ہی رہا حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اس کی واپس کی ان سے بات کی گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے واپس کرنے سے انکار کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو ان کے پاس اس کے متعلق بات کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انکار کر دیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں بات کی گئی۔ بعض علماء نے فرمایا: وہ بوڑھا اور کمزور اور محتاج ہو گیا تو حضرت عثمان نے اسے ہر جمعہ آنے کی اور سوال کرنے کی اجازت دی۔ وہ ایسا کرتا تھا پھر واپس اپنی جگہ لوٹ جاتا تھا فرمایا ہیت، عبداللہ بن ابی امیہ مخزومی کا غلام تھا وہ خوبصورت تھا اسی وجہ سے اس نے خنثیٰ بننا قبول کیا۔ ابوعمر نے کہا: کہا جاتا ہے بادیۃ یاء کے ساتھ اور بادنۃ نون کے ساتھ۔ درست یاء کے ساتھ ہے؛ یہ اکثر کا قول ہے۔ اسی طرح زہری نے یاء کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

مسئلہ نمبر 16۔ تابعین کی صفت غیر کے ساتھ بیان کی گئی ہے کیونکہ تابعین کی ذوات مقصود نہیں ہیں پس یہ لفظ نکرہ کی طرح ہو گیا۔ اور غیر کا لفظ نکرہ محضہ نہیں ہے پس اس کا معرفہ کی صفت بننا جائز ہے اگر تو چاہے تو کہہ سکتا ہے یہ بدل ہے اس میں اسی طرح کا قول ہے جیسا کہ: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ:6) میں ہے۔ عاصم، ابن عامر نے غیر کو نصب کے ساتھ پڑھا ہے پس یہ استثناء ہو گا؛ یعنی وہ اپنی زینت ظاہر کریں تابعین کے لیے مگر جو شہوت والے ہیں ان کے سامنے نہیں، یہ بھی جائز ہے کہ یہ حال ہو یعنی جوان کے پیچھے آتے ہیں جبکہ وہ ان سے عاجز ہیں؛ یہ ابو حاتم کا قول ہے اور ذوالحال التابعین میں جو ذکر میں سے ہے وہ ہے۔

مسئلہ نمبر 17۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَوِ الطِّفْلِ اسم جنس بمعنی جمع ہے اس پر دلیل اس کی نعت الذین ہے حضرت حفصہ کے مصحف میں او الاطفال جمع ہے۔ کہا جاتا ہے: طفل وہ ہوتا ہے جو قریب البلوغ نہ ہو۔

يَظْهَرُوْا اس کا معنی ہے وہ وطی پر مطلع نہ ہوں یعنی اپنے چھوٹا ہونے کی وجہ سے جماع کے لیے ان کی شرمگاہوں سے آگاہ نہ ہوں۔ بعض نے کہا: وہ عورتوں تک پہنچنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ کہا جاتا ہے: ظهرت على كذا یعنی میں نے اس کو جان لیا۔ وظهرت على كذا میں اس پر غالب آ گیا۔ جمہور نے عورات کو واو کے سکون کے ساتھ پڑھا ہے، کیونکہ واو پر حرکت ثقیل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے واؤ کے فتحہ کے ساتھ مروی ہے جیسے جفنة وجفنات۔ فراء نے حکایت کیا ہے کہ یہ واؤ کے فتحہ کے ساتھ قیس کی لغت ہے۔ نحاس نے کہا: یہی قیاس ہے کیونکہ یہ نعت نہیں ہے جیسے تو کہتا ہے: جفنة وجفنات مگر عورات میں اور اس جیسے الفاظ میں سکون بہتر ہے کیونکہ واؤ جب متحرک ہوتی ہے اور اس کا ماقبل متحرک ہوتا ہے تو وہ الف سے بدل جاتی ہے اگر یہ کہا جائے تو معنی ہی ختم ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر 18۔ علماء کا اختلاف ہے چہرے اور ہتھیلیوں کے سوا جسم کے پردہ کے وجوب کے بارے میں دو قول